

13901-قرض کو معاف کر کے اسے زکاہ میں شمار کرنا جائز نہیں ہے

سوال

تین برس قبل میر ایک دوست کام کی تلاش کے سلسلہ میں میرے شہر میں آیا جہاں میں ملازمت کرتا ہوں، اور اس نے مجھ سے ویزہ اور میڈیکل وغیرہ کا خرچہ ادا کرنے کا مطالبہ کیا جو تقریباً ساڑھے چار ہزار روپیہ (تقریباً بارہ سو ڈالر) بنے، لیکن وہ حالات کا مقابلہ نہ کر سکا اور واپس انڈیا چلا گیا اور وعدہ کیا کہ وہ یہ رقم بعد میں واپس کر دے گا۔ ایک برس بعد وہ صرف ایک ہزار روپیہ واپس کر سکا، اور ابھی تک ساڑھے تین ہزار روپیہ اس کے ذمہ ہیں، میں جب آخری بار انڈیا گیا تو اس نے نظر لکھا تھا کہ اس کے مالی حالات بہت زیادہ تنگ ہیں، اور وہ باقی رقم کسی بھی صورت میں ہرگز واپس کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا، اور مجھ سے مطالبہ کیا کہ وہ بقیہ رقم کو زکاہ شمار کر لے۔ میر اسوال یہ ہے کہ:

کیا میرے لیے جائز ہے کہ میں باقی رقم کے مطالبہ سے دستبردار ہو جاؤں اور اسے اپنی زکاہ میں سے ایک حصہ شمار کر لوں، کیونکہ اس ماہ رمضان میں زکاہ کا وقت قریب ہے؟ کیا میں اس ماہ مبارک میں فقر اکوڈی جانے والی زکاہ میں سے یہ رقم کاٹ لوں؟

پسندیدہ جواب

بخاری اور مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہن کی طرف روانہ کرتے ہوئے فرمایا تھا:

"تم انہیں یہ بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اموال میں زکاہ فرض کی ہے جو ان میں سے غنی اور مالدار لوگوں سے حاصل کر کے ان کے فقراء میں بھی تقسیم کر دی جائے گی"

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان کیا کہ زکاہ ایک ایسی چیز ہے جو لی جاتی ہے، اور واپس کی جاتی ہے، تو اس بنا پر آپ کے لیے جائز نہیں کہ اپنے قرضدار کا قرض معاف کر کے اسے زکاہ میں شمار کر لیں، کیونکہ قرض معاف کرنا نہ تو یہاں ہے، اور نہ ہی واپس کرنا۔

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ ذکر کرتے ہوئے کہا ہے:

بغیر کسی نزاع اور اختلاف کے قرض معاف کرنے سے بعینہ زکاہ ادا نہیں ہوگی۔

لیکن آپ کے لیے یہ جائز ہے کہ آپ اس محتاج اور ضرورتمند شخص کو اپنی زکاہ میں سے اتنا مال دیں جو اس کی ضروریات پوری کرے، اور اس کے ذمہ جو قرض ہے ان شاء اللہ اللہ تعالیٰ اسے بعد میں ادا کر دے گا۔